فتنۂ انکار سنت

جناب محترم ابو نصر طاہر سلیم صاحب ترناب خادم ضلع پشاور

"الحق" کے پہلے شمارے میں مولانا سمیع الحق صاحب نے "اسلامی ریسرچ و تحقیق" کے ابتدائیہ میں موجودہ زمانہ کے گمراہ کن فتنۂ انکار حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ علماء کرام نے الحمد للہ منکرین حدیث کے چہروں کو اچھی طرح بے نقاب کر دیا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کے اعتراضات کے مدلل جواب دیئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ علماء کرام گاہے گاہے اس موضوع پر ان متجددین کے انکشافات کا تحلیل و تجزیہ کرتے رہیں۔ تاکہ عوام کا قرآن حکیم اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ مضبوط رہے اور گمراہی سے محفوظ رہیں۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (مؤطا) ——

—— (میں نے تم میں کتاب و سنت کی دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک انہیں تھامے رکھو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔)

پرویز صاحب کے نزدیک سنت رسول اللہؐ اسلام میں حجت اور سند نہیں ہے۔ ظاہر ہے۔ رسول اللہؐ کو شارع اسلام اور شارح کتاب اللہ نہ ماننے سے اسلام کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ اور قرآن کا مفہوم متعین ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ خود قرآن کا دعویٰ ہے:

— رسول اللہؐ کی بعثت کا مقصد محض قرآن کی آیات سنانا ہی نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم[۱] بھی تھا۔ (سورہ البقرہ: ۱۲۹، ۱۵۱۔ آل عمران ۱۶۴، الجمعہ: ۲)

---

[۱] اور سکھلائے ان کو کتاب و حکمت کی باتیں۔ اور ان کا تزکیہ کرے۔

۲۔۔۔ قرآن کا صحیح مفہوم وہی ہوگا جسے خود شارح کتاب اللہ نے متعین کیا ہو۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم[۱] ــــ (النحل: ۴۴)

۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ محبت کی استواری نبی کریمؐ کی اتباع کے بغیر ناممکن ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ[۲]۔ (آل عمران: ۳۱) بلکہ رسول اللہؐ[۳] کی اطاعت سے انکار کفر ہے۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لایحب الکٰفرین (آل عمران: ۳۲)

۴۔۔۔ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک نمونہ تقلید۔ اُسوۂ حسنۃ۔ ہے۔ (الاحزاب: ۲۱)

۵۔۔۔ رسول اللہ کے فرامین بھی اوامر ونواہی اور احکام تحلیل وتحریم ہیں۔ یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبٰئث[۴] (اعراف: ۱۵۷) وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا[۵] (حشر: ۷) کیونکہ آپؐ کے یہ سب احکام خداوندی ہدایات کے تحت ہوتے تھے۔ وما ینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحٰی (نجم)

۶۔۔۔ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ رسول اللہؐ کے فیصلوں کو بسروچشم قبول کیا جائے اور جو اپنے دل میں تنگی محسوس کرے وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم[۶]۔ (النساء: ۶۵) نیز ملاحظہ ہو النساء ۵۹، ۶۱، ۱۰۵۔ الشوریٰ: ۱۵ النور: ۵۱۔ الاحزاب: ۳۶۔

۷۔۔۔ رسول اللہؐ کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ (النساء: ۸۰) اور رسولؐ سے بیعت دراصل اللہ تعالیٰ سے بیعت ہے۔ (الفتح: ۱۰)

---

[۱] اور اتارا ہم نے تجھ پر قرآن مجید کہ تو بیان کر دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو ان کے واسطے اتاری گئی۔ [۲] اے رسول کہہ ان کو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو میری راہ چلو اللہ تم سے محبت کریں گے [۳] اے رسول تو کہہ کہ اللہ اور رسول کا حکم مانو پھر اگر اعراض کریں تو اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔ [۴] وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام کا اور منع کرتا ہے برے کام سے اور حلال کرتا ہے ان کیلئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں۔ (موضح القرآن) [۵] اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔ [۶] اور نہیں بولتا اپنی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا [۷] قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں منصف نہ ٹھہرالیں گے (ادارہ)

صرف اللہ کی اطاعت کے دعویدار اور رسول اللہؐ کی اطاعت سے منکر گمراہ ہیں۔ ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا (الاحزاب : ۳۶) اور ان کے اعمال باطل ہیں۔ (محمد : ۳۳)

اب ظاہر بات ہے کہ رسول اللہؐ کے احکام و فرامین جن کی اطاعت کا قرآن تقاضا کرتا ہے۔ اور جن سے قرآن کے صحیح مفہوم کی تعین ہوتی ہے۔ صرف احادیث نبویؐ کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر سنت رسول اللہؐ جو کہ آج احادیث کی صورت میں موجود ہے۔ کا انکار کر دیا جائے تو اس کے نتیجہ میں اسلام کا جو ڈھانچہ بنے گا اور قرآن حکیم کی جو تحریف ہوگی وہ ذیل کی چند مثالوں سے ظاہر ہے :۔

پرویز صاحب کے ہاں اسلام کا کیا تصور ہے ؟ آپ ان کے ایک انگریزی کتابچہ "اسلامک آئیڈیالوجی" کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیے۔ رسول اللہؐ کی اطاعت تو ایک طرف آپ کو اس میں رسول اللہؐ کا ذکر تک نہیں ملے گا۔ اس کتابچہ میں جو تصور اسلام پیش کیا گیا ہے۔ وہ خالص مادی اور اشتراکی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ آپ "خدا" کے لفظ کو "ریاست" سے بدل دیں۔ قرآن حکیم کی آیت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ [1] (التوبہ : ۱۱۱) کا مفہوم اس کتابچہ میں یہ دیا گیا ہے۔ "لوگ اپنی جانیں اور اپنے مال ریاست کے حوالے کرتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے قوانین کو بروئے کار لانے کی ذمہ دار ہے۔ اس کے بدلے میں ریاست لوگوں کو جنت دیتی ہے" پرویزی مفہوم میں اس جنّت سے مراد "سوشل آرڈر" ہے۔ وہ سوشل آرڈر جس میں فرد کی سب ضروریات اور اس کی شخصیّت کی نشوونما کی تمام تر ذمہ داری ریاست پر ہے" یہ قرآن حکیم کی صریح اور کھلی تحریف نہیں تو اور کیا ہے۔ ؟

پرویز صاحب کا "مفہوم القرآن" اسی وزن پر ہے۔ چند اور نمونے ملاحظہ ہوں :۔

صلوٰۃ سے مراد قوانین خداوندی کا اتباع ہے۔

ا۔ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون (البقرہ ۳) میں یقیمون الصلوٰۃ [2] کا مفہوم یوں ارشاد ہے۔ "اس مقصد کے لئے یہ لوگ اس نظام

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ان کی جان و مال جنّت کے بدلے خرید لی ہے۔ (ادارہ) [2] صحیح ترجمہ یہ ہے کہ "قائم رکھتے ہیں نماز کو"

کو قائم کرتے ہیں جس میں تمام افراد قوانینِ خداوندی کا اتباع کرتے جائیں ۔"

۲- واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرّٰکعین۔[له] (البقرہ ، ۴۳) "اور نظامِ صلوٰۃ قائم کرو اور نوع انسانی کی نشوونما کا سامان فراہم کرو اور اس طرح تم بھی ان کے ساتھی بن جاؤ جو قوانینِ خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں ۔"

۳- للطائفین والعٰکفین والرّکّع السجود[٢ه] (البقرہ ، ۱۲۵) کے بارہ میں یوں گوہر افشانی کرتے ہیں وہ " قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک کر اور ان کی پوری پوری اطاعت کر کے ایسی پوزیشن اختیار کرے کہ تمام اقوامِ عالم کی نگران و پاسبان ہو۔ ان کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارے اور ان کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرے ۔"

ملائکہ سے مراد کائناتی قوتیں ہیں ۔

واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ط ابیٰ واستکبر وکان من الکٰفرین۔[٣ه] (البقرہ : ۳۴) اس آیت کی تشریح ملاحظہ ہو۔ " اس پر کائناتی قوتیں سب انسان کے سامنے جھک گئیں ۔ لیکن ایک چیز ایسی بھی تھی جس نے اس کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ اس نے سرکشی اختیار کی ۔ یہ تھے انسان کے خود اپنے جذبات جن کے غالب آجانے سے اسکی عقل و فکر ماؤف ہو جاتی ہے ۔ اور اتنی بڑی قوتوں کا مالک خود اپنے ہاتھوں بے بس ہو جاتا ہے ۔ اور اس پر چاروں طرف سے مایوسیاں چھا جاتی ہیں ۔"

معلوم ہوتا ہے ، پرویز صاحب کی جبریل و میکائیل کے "مفہوم" تک ابھی تک رسائی نہیں ہوئی تھی تو من کان عدوًّا للّٰہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰل فان اللّٰہ عدوٌّ للکٰفرین۔ (البقرہ ۔ ۹۸) میں جبریل اور میکائیل کا پرویزی مفہوم نہیں دیا گیا۔

حضرات ! یہ ہے انکارِ سنت کے بعد تحریفِ قرآن کی مکروہ سازش جس کی طرف " اسلامی ریسرچ و تحقیق " کے تمہیدی نوٹ میں اشارہ کیا گیا ہے ۔

اے منکرینِ سنت ! اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہلانے والو !! تم اسلام اور قرآن کے اس مفہوم کو جسے شارعِ اسلام ۔ شارحِ کتاب اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود متعین

(باقی صفحہ ۴۴ پر)

[له] اور قائم رکھو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ ۔ (موضح القرآن) [٢ه] (پاک رکھو میرے گھر کو) طواف و اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کیلئے ۔ [٣ه] اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے شیطان کے سب نے سجدہ کیا اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور تھا وہ کافروں میں ۔ (ادارہ)